الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بیادگار

اعلیٰحضرت امیر ملت الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری

ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور

1983NovDec

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب

ایڈیٹر

حضرت مولانا غلام رسول گوہر نقشبندی جماعتی

اسسٹنٹ ایڈیٹر — فیاض احمد گوہر

انوار الصوفیہ رسائل پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری
نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام 1905 کو شروع کروایا تھا
رسالہ انوار الصوفیہ کی 68 جلدیں مہیا کرنے پر
میں جناب محمد محمود صاحب کو مشکور ہوں
جن کی لسٹ مندرجہ بالا ہے (بختیار حسین جماعتی)

محمد محمود معزوی جماعتي
خلیفہ مجاز شیخ معزالدین طالبی جماعتی
خلیفہ مجاز سائیں محمد حنیف لال بادشاہ مری

1 1960 October
2 1961 July
3 1961 December
4 1962 Feb
5 1962 May
6 1962 October
7 1963 January
8 1963 June
9 1963 September
10 1964 Feb
11 1964 March
12 1965 January
13 1965 May
14 1965 July
15 1966 June
16 1969 Feb
17 1969 December
18 1970 December
19 1971 Feb
20 1971 November
21 1972 May
22 1972 December
23 1973 March
24 1973 March
25 1973 December
26 1975 March
27 1978 Feb
28 1980 July
29 1981 July
30 1982 Feb
31 1982 July
32 1984 April
33 1959 Agust Rizwan
34 1965 March Hanfi
35 1967 April May
36 1968 October November
37 1969 agust
38 1969 March April
39 1970 May June
40 1971 Agust
41 1971 Janu Feb
42 1973 Agust
43 1973 Aril
44 1974 Agust September
45 1975 December
46 1976 March April
47 1979 June july
48 1980 Dec 1981 Janu
49 1980 October NOvember
50 1981 Jantaree
51 1982 1983 Dec Jan
52 1982 March April
53 1982 May June
54 1983 Feb March
55 1983 May June
56 1983 Nov Decemb
57 1984 Jan Feb
58 1984 October Jantare
59 Aaena Khalq e Muhamadi
60 Majmua Hazar Masla

نعت

ہو روضۂ رسولؐ اگر میرے سامنے
سمجھوں کہ ہے بہشت نظر میرے سامنے

اے عشق باندھ رختِ سفر میرے سامنے
طیبہ میں ہوگا تیرا گزر میرے سامنے

جب تھا شہِ اممؐ کا نگر میرے سامنے
تھا اک جہانِ کیف اثر میرے سامنے

یارب جبینِ شوق کے سجدے قبول ہوں
دائم رہے حضورؐ کا در میرے سامنے

یادِ نبیؐ میں اشکِ فروزاں نصیب ہیں
لاکھوں پڑے ہیں لعل و گہر میرے سامنے

میری نظر میں ذرّے ہیں راہِ رسولؐ کے
صلِّ علیٰ یہ شمس و قمر میرے سامنے

پڑھ کر درودِ پاک جو مانگی گئی دعا
بخشا گیا دعا کو اثر میرے سامنے

شاید بلا رہی ہے مجھے منزلِ حبیبؐ
رہتی ہے ان کی راہ گزر میرے سامنے

مطرب! سنا مجھے بھی کوئی نغمہ نعت کا
دے گا سرور میرا ہنر میرے سامنے

ہائے وہ دن جو گزرے ہیں شہرِ جمال میں
ان کا حرم تھا شام و سحر میرے سامنے

چل کر درِ نبیؐ پہ یہ نذرانہ پیش کر!!
آنسو بہا نہ دیدۂ تر میرے سامنے

مظہرؔ! میں شاہِ طیبہؐ کے در کا فقیر ہوں
اہلِ دول کی بات نہ کر میرے سامنے

کلام
حافظ مظہر الدین

بامدادِ روحانی حضرت مولانا سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ !!
بالطافِ روحانی حضرت مولانا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ!
باستمدادِ روحانی حضرت مولانا جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ!
بالتفاتِ کریمانہ حضرت مولانا معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی
بظلِ حمایت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہ العالی ـــــ!!

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

جلد ۴۷

شمارہ ۲۱/۲۲

بابت ماہ نومبر ۱۹۸۳ء دسمبر ۱۹۸۳ء

ایڈیٹر

مولانا غلام رسول گوہر

اسسٹنٹ ایڈیٹر ـــــ فیاض احمد گوہر

دائرے میں سرخ نشان آپ کا چندہ ختم ہونے کی علامت ہے ـــــ!

گوہر

چندہ !!

سالانہ	۲۰ روپے
ششماہی	۱۰ "
فی شمارہ	۲ "

ایڈیٹر و پبلشر: غلام رسول گوہر ● مطبع: لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور ● مقام اشاعت: کوٹ عثمان خان قصور ● کاتب: سید قمر الحسن ضیغم قادری!

نعتِ سرورِ کونین

نگاہ سوئے مدینہ رہے تو اچھا ہے ۔۔۔ نظر میں گنبدِ خضرا رہے تو اچھا ہے
جو روبرو یہ نظارا رہے تو اچھا ہے ۔۔۔ ہمارے گھر میں اجالا رہے تو اچھا ہے
یہ کہہ کے دل کو مدینے میں چھوڑ آیا ہوں ۔۔۔ حضورِ خواجۂ طیبہ رہے تو اچھا ہے
مرا خیال وہیں رہ گیا یہ کہہ کے مجھے ۔۔۔ وہاں وہ ہفتہ دو ہفتہ رہے تو اچھا ہے

دعا کرو کہ مدینے میں آتے جاتے رہیں
ہمیشہ ہم پہ یہ دَر وَا رہے تو اچھا ہے

مری نظر میں تو معیارِ آدمی ہے یہی! ۔۔۔ مدینے والوں سے اچھا رہے تو اچھا ہے
خدا کرے مرا زورِ قلم نہ کم ہو کبھی ۔۔۔ یونہی جو نعت یہ لکھتا رہے تو اچھا ہے
ہمیشہ آپؐ کی قربت سے فیضیاب رہوں ۔۔۔ مرا نصیب کچھ ایسا رہے تو اچھا ہے

منیرؔ کا کوئی دنیا میں غمگسار نہیں!
درِ حضورؐ پہ بیٹھا رہے تو اچھا ہے

منیر قصوری ـــــــ عربی کالج ـــــــ لاہور

نعت شریف

غیر مطبوعہ کلام سیدنا و مرشدنا مجددِ دوراں حکیم ملت امیر تحریک خلافت ابو مسعود سید محمود محمد شاہ محدث ہزاروی ظلہ

بعثت کہ آمد سراجاً منیراً! بمومن بشیراً بمنکر نذیراً!
پئے عالمیں شاہد و رحمت آمد خدا کردہ ذاتش سمیعاً بصیراً
چو شد مخزنِ رازِ حق ذاتِ پاکش کلام خدا کردہ ذکراً کثیراً
کرا زہرہِ نعت ممدوحِ خالق ولو کان بعضاً لبعضٍ ظہیراً
بہر دو جہاں حسنہ بہر مومن فیوتی یمیناً کتاباً منیراً
زہے ذاتِ پاکش کہ شد اسم اعظم پئے مومناں خلد و ملکاً کبیراً

پئے مومناں عید روز قیامت!
پئے کافراں است یوماً عسیراً

شدہ فرض تعظیم و توقیر طٰہٰ من اللہ رباً علیماً قدیراً
خلافِ ادب عشق را خلق بیند خرابیش روزِ جزا مستطیراً!!!
برآنکو خلاف رہِ مصطفےٰ شد فیدعو ثبوراً و یصلیٰ سعیراً
زانکار او زخلافش رساند خدا نارِ دوزخ وسائت مصیراً
فیا ویلتا منکرانِ محمد ﷺ اذا عرضوا منکراً و نکیراً
چہ باشد جوابِ شما پیشِ داور بما تعملون خبیراً بصیراً

ہر آں کو بایمان محمود باشد
خدایش بگیرد حساباً یسیراً!!

مرسلہ ——— کمترین خادم خادمانِ سرکار محدث ہزاروی، کرنل محمد شفیع

از مولانا غلام رسول صاحب گوہر

امامت کے مسائل

مسائلِ فقہیہ کا مفید سلسلہ: ذیل میں نور الایضاح مراقی الفلاح اور اس کے حاشیہ سے امامت کے فقہی مسائل جنکا عوام بالخصوص ائمہ مساجد کے لئے جاننا ضروری ہے لکھے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ، اللہ کی توفیق اور اس کے کرم کی امید سے یہ مفید سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کالم میں مسائل فقہ لکھنے کی علماء کرام اور فقہائے عظام کو صدائے عام ہے۔ ہمیں جو مسائل فقہیہ خواہ کسی موضوع پر ہوں، ارسال کریں گے، ہم ان کو ان کے نام کے ساتھ اس کالم میں ضرور لکھیں گے۔ (گوہر)

سب سے پہلے یہ بات جاننی چاہئیے کہ امامت یعنے آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھانا، اذان کہنے سے افضل ہے۔ اس لئے کہ امامت کا وہ عہدۂ جلیلہ ہے جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور خلفاء راشدین نے مواظبت کی ہے۔ اگر کوئی شخص ان دونوں عہدوں کو سنبھال لے یعنی وہ اذان بھی کہے اور امامت بھی کرے تو ہم حنفیوں کے نزدیک یہ افضل ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مردوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔ پس اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ گویا کہ یہ واجب کے مشابہ ہے۔ اس حکم سے جمعہ اور عیدین کی جماعت مستثنٰی ہے۔ اس لئے کہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے جماعت ان کی صحتِ ادا کے لئے شرط ہے۔ یعنی جمعہ اور عیدین کی نماز جماعت سے ادا ہوتی ہے، تنہا نہیں پڑھی جاتی۔ بعض فقہا نے جماعت کو واجب کہا ہے۔ فقہا کے نزدیک یہ قول اقوٰی اور صحیح ہے۔ اور بعض نے کہا کہ جماعت فرض کفایہ ہے۔ اس قول کو کرخی نے پسند کیا ہے۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے تو اس سے بھی بڑھ کر جماعت کو فرض عین کہا ہے۔ اگرچہ وہ نماز کی صحت کے لئے اس کو شرط نہیں کہتے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جس کسی شخص نے تنہا نماز ادا کی، اگرچہ نماز فی نفسہ

اس کی۔ صحیح ہے مگر گنہگار ہے اور قیامت کے دن اسکو عذاب ہوگا۔ حضور نبی کریم صلے اللہ کا فرمانا کہ تنہا کی نماز سے جماعت کی نماز پچیس درجہ بلند ہے اور آپ کا اس پر مواظبت کرنا اس کے سنت مؤکدہ ہونے کی علامت اور دلیل ہے۔ جماعت کا کسی عذر شدید کے بغیر ترک کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ تارک کے لئے سخت وعید آئی ہے۔ فقہا نے لکھا ہے اگر شہر والے جماعت کے تارک ہوں اور تنہا تنہا نماز پڑھنا انھوں نے عادت بنالی ہو تو ان کو جماعت کی پابندی کا حکم دیا جائے۔ اگر قبول کریں تو فبہا ورنہ ان کے ساتھ قتال کیا جائے۔ اس لئے کہ جماعت شعارِ اسلام سے اور اس دین کے خصائص سے ہے۔

جماعت کے معنی

لغت میں اس کے جو معنی ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ جماعت ایک ٹولہ یا فرقہ یا جتھہ کو کہتے اور شریعت کی اصطلاح میں یہ ہے کہ امام کے ساتھ کوئی نماز پڑھنے والا ہو۔ اگرچہ ایک مرد ہو یا ایک عورت یا ایک سمجھدار بچہ ہو یا ایک فرشتہ ہو یا ایک جن ہو۔ جماعت ہر جگہ ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔ اگر گھر کے آدمی آپس میں مل کر ایک آدمی کے پیچھے گھر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں تو وہ جماعت کی فضیلت کو پالیں گے مثلاً کسی نے گھر میں بیوی کے ساتھ یا بیٹے کے ساتھ یا سب کے ساتھ نماز ادا کی تو جماعت کا حکم ادا ہوا اور اس کا ثواب اور فضیلت بھی حاصل ہو گئی۔ لیکن مسجد کی جماعت اس سے افضل اور اتم ہے۔

بعض نے کہا کہ جماعت فجر کی دو سنتوں سے بھی زیادہ موکدہ ہے۔ مگر تراویح کی جماعت اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس لئے کہ تراویح کی جماعت سنت موکدہ نہیں سنت کفایہ ہے۔ یعنے بعض کے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے سے جماعت کا حکم سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ اور رمضان کے مہینہ میں وتر کی جماعت بھی سنت موکدہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔ رمضان کے بغیر وتر اور نوافل کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا مکروہ تحریمہ ہے۔ امام کے ساتھ تین آدمیوں سے زائد کا جمع ہونا تداعی شمار کیا گیا ہے۔ نماز کسوف کے لئے جماعت مستحب ہے اور خسوف کے لئے مکروہ ہے۔ جمہور نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ وہ شخص بھی جماعت کی فضیلت سے بہرہ ور ہو جاتا ہے جس نے امام کی نماز کی کوئی جزء پائی۔ یہاں تک کہ اگر بالفرض کوئی امام کے ساتھ قعدۂ اخیرہ میں سلام سے پہلے مل گیا تو اس نے بھی جماعت کی فضیلت کو پا لیا۔ مگر کمال یہ ہے

کہ آدمی امام کے ساتھ صف درجہ میں شامل ہو
باقی رہ گئی یہ بات کہ جماعت کے لئے مساجد
میں سے کونسی مسجد افضل ہے اس میں
اختلاف ہے۔ بعض نے کہا اس کے اپنے محلہ
یا قبیلہ کی مسجد افضل ہے اور بعض نے کہا
جامع مسجد افضل ہے۔ اگر اس وصف میں یہ
دونوں مسجدیں برابر ہوں پھر ان دونوں سے
جو مسجد اقدم یعنی بہت پرانی ہے وہ افضل ہے
اور اگر اس وصف میں بھی مساوی ہوں تو جو
اقرب ہے وہ افضل ہے۔ اگر اس میں بھی
دونوں برابر ہوں تو پھر دیکھئے کہ جماعت کی
قلت کس مسجد میں ہے تو جس مسجد میں قلت
ہے اس میں نماز پڑھے تاکہ اس کی قلت کا
کچھ نہ کچھ ازالہ ہو جائے۔ نماز جمعہ کی صحت
کے لئے جماعت کا ہونا شرط ہے۔ اور اس کی
جماعت کے لئے احرار مردوں کا دو یا تین کا ہونا
ضروری ہے۔ احرار اور مردوں کی شرط اس لئے
ہے کہ غلام مولیٰ کی خدمت میں مشغول ہے اور
عورت کا گھر سے باہر آنا موجب فتنہ وفساد ہے۔

امامت کے شرائط

امامت کے لئے چند شرطیں ہیں۔ پہلی
شرط اسلام ہے۔ جو کوئی بعث کا یا خلافت
صدیق کا منکر ہے یا حضرت صدیق اکبر رضی
اللہ عنہ کی صحبت یعنی آپ کی صحابیت کا انکار
کرتا ہے یا شیخین کو گالی دیتا ہے یا شفاعت
کا منکر ہے یا اس کی مانند ضروریات دین ہے
کسی امر کا انکار کرتا ہے۔ اس کی امامت صحیح
نہیں ہے۔

دوسری شرط بلوغ ہے۔ نابالغ کی امامت
صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس کی نماز نفل ہے اور
نفل والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتداء
صحیح نہیں ہے۔

تیسری شرط عقل ہے۔ سکران یعنی جو
مست یا دیوانہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں ہے
اگر کوئی ایسا دیوانہ ہے کہ کبھی وہ ہوش میں بھی
ہوتا ہے۔ تو جب ہوش میں ہو اس وقت اس
کی امامت درست ہے۔

چوتھی شرط مرد ہونا ہے۔ عورت اور ہیجڑے
کی اقتداء صحیح نہیں ہے اس لئے ان کو موخر کرنے
کا حکم دیا گیا ہے اور امامت میں تقدیم ہے جو اس
کے منافی ہے۔

پانچویں شرط قرأت ہے۔ اس کے لئے
کم از کم ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کا حفظ
ہونا ضروری ہے۔ اس کے لئے کہ قرأت اس
مقدار سے نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

(جاری ہے)

ز

مدیر مسئول

جوامع الکلام

بدخلقی

سُوءُ الخُلقِ یفسد العمل کما یفسد الخلُّ العسلَ

بدخلقی عمل کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کرتا ہے۔

سُوءُ الخُلقِ شُؤمٌ وطاعت النساء ندامتٌ

بدخلقی نحس ہے۔ اور عورتوں کے پیچھے لگنا باعث ندامت ہے۔

فطرت نہیں بدلتی

اذا سمعتم بجبلٍ زال عن مکانہٖ فصدّقوہُ واذا سمعتم برجلٍ زال عن خُلقہٖ فلا تصدقوا فانہ یصیر الی ما جُبِلَ علیہ۔

جب تم پہاڑ کے متعلق سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا ہے تو اس کو سچ مانو۔ اور جب تم کسی آدمی کے متعلق سنو کہ وہ اپنے خلق سے علیحدہ ہو گیا تو نہ مانو۔ اس لئے کہ وہ جس چیز پر پیدا کیا گیا ہے وہ اسی کی طرف پھرے گا۔

بدخلق کے لئے توبہ نہیں

انّ لِکُلِّ ذنبٍ توبۃً الا صاحب سوء الخلق فانہ لا یتوب من ذنبٍ الّا وقع فیما شرٌ منہ

اس میں شک نہیں کہ ہر گناہ کے لئے توبہ ہے۔ مگر بدخلق کے لئے توبہ نہیں۔ اس لئے کہ وہ توبہ نہیں کرتا مگر واقع ہوتا ہے کسی اور گناہ میں جو اس سے زیادہ برا ہے۔

نیک خلق

وانّ اقرب الناس منا صلی اللہ علیہ وسلم مجلساً یوم القیامۃ احاسنہم اخلاقاً

قیامت کے دن حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ان کی مجلس میں نسبت قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق نیک ہیں۔

نعت شریف

حسیں تجھ سا نہیں دیکھا کہیں بھی یارسول اللہ
ہیں دیکھی گھوم کر ساری زمیں بھی یارسول اللہ

ستارا تیری رفعت کا رسالت کا نبوت کا
چمکتا ہے سرِ عرشِ بریں بھی یارسول اللہ

نگاہِ کرم سے تیری یہ مثلِ ماہ ہو جائے
درخشاں میری قسمت کی جبیں بھی یارسول اللہ

ترے دریائے رحمت سے ہے بہرہ ور جہاں سارا
ملائک، آدمی، روح الامیں بھی یارسول اللہ

قیامت میں گنہ گارانِ اُمت کیلئے تم ہو!
مشفع اور شفیع المذنبیں بھی یارسول اللہ

کرم ہے تیری نسبت کا خطاؤں کو مری آقا
نہیں لکھتے کراماً کاتبیں بھی یارسول اللہ

حسینانِ جہاں دیکھے ہزاروں دلربا دیکھے
نہیں دیکھا حسیں تجھ سا کہیں بھی یارسول اللہ

نہیں لاتا خیالوں میں سلاطینِ زمانہ کو
ترے در کا گدائے کمتریں بھی یارسول اللہ

گداگر ہوں بھکاری ہوں میں منگتا ہوں ترے در کا
غنیمت ہے مجھے نانِ جویں بھی یارسول اللہ

نگاہِ مصطفائی سے بہ مثلِ گوہرِ تاباں
چمک جاتا ہے خذفِ کمتریں بھی یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

از مدیر مسئول

اعفاء لحیہ و اتباع سنت

(داڑھی بڑھانا سنت ہے)

قسط ـــــــــــ اول

سب سے اوّل سنت کا مفہوم لکھا جاتا ہے
تاکہ رسالہ ہٰذا کے قارئین و ناظرین اس کے متعلق بصیرت
اور آگاہی حاصل کر کے آئندہ جو مضمون داڑھی کے
سنتِ مؤکدہ ہونے پر لکھا جائیگا۔ اس کو اچھی طرح
سمجھ سکیں۔ سنّت کے لغوی معنی راستے اور طریق کے
ہیں۔ اور شریعت کی اصطلاح میں سنت وہ امر ہے
جو حضور نبی اکرمؐ سے آپ کی امت کے لئے ثابت ہوا۔
وہ خالی نہیں یا آپ کا قول ہوگا، یا فعل ہوگا یا آپ کی تقریر
ہوگی۔ قول کا مطلب یہ ہے کہ فرائض خداوندی اور
احکام الٰہی اور اوامر و نواہی ربّانی کے علاوہ جس
چیز کا آپ نے حکم فرمایا جیسے "قصوا الشوارب و
اعفوا اللحٰی" تم مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔
اس قول رسول اور ارشاد مصطفےٰ کے لحاظ سے
مونچھوں کا کٹانا جس کی کیفیت اور اس کی حد بندی
فقہا نے بیان کی ہے، قولی سنت ہے۔ اور چونکہ داڑھی کا
مونڈھنا یا منڈھوانا، ایسے ہی سکھوں کی طرح لمبی
لمبی مونچھوں کا رکھنا۔ آتش پرستوں گبروں اور
سکھوں اور ہندوؤں ایسے کفار کے ساتھ مشابہت
کا پیدا کرنا ہے۔ اس پر بقول "من تشبہ بقوم
فھو منھم" جس نے جس قوم کی مشابہت کی
وہ اسی قوم سے گنا جائے گا۔"
وعید شدید ہے اس وجہ سے آپ کی یہ
قولی سنّت موکدہ ہوگی۔ اور فعلی سنت کی مثال
حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود داڑھی
بڑھانا یا رکھنا ہے۔ اور جب عمل اور قول دونوں
ایک دوسرے کی تائید کریں تو وہ سنت موکدہ
ہو جاتی ہے۔ اور پھر سُنّت موکدہ کی تعریف میں
علماء نے بیان فرمایا ہے کہ اس کو ایک دو دفعہ
چھوڑنے کے بعد آپ نے ہمیشہ کیا ہو۔ اور جس امر
کو آپ نے ایک دفعہ بھی نہ چھوڑا ہو، شروع سے
اس پر مواظبت کی ہو۔ وہ امر تاکید و توثیق میں مانند
واجب کے ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ
داڑھی کا رکھنا یا بڑھانا جس کو عربی میں اعفاء
کہا ہے۔ اور مونچھوں کا کٹانا کہ لب کے کنارے
ننگے ہو جائیں واجب ہے اور جو واجب کا
تارک اور قصداً تارک ہو، بلکہ اس کو ترک
سے محبت اور رغبت ہو، اس کو دل سے پسند
کرتا ہو۔ اس کے فاسق ہونے میں کیا کلام ہو سکتا

ہے، اور سنت تقریری کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کام کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیا اور آپ نے دیکھا، یا آپ کے سامنے کسی کام کا ذکر ہوا، آپ اس پر خاموش رہے۔ اس سے نہی نہیں فرمائی وہ سنت تقریری ہے۔ تقریر کے معنی ثابت کرنے کے ہیں۔ یعنی آپ نے اس پر سکوت فرما کر اس کی حلت و اباحت کو ثابت کر دیا۔ اہل اسلام کی یہ شان ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق سلوک پر گامزن ہوں۔ اور آپ کی سنت کا التزام کریں۔ آپ کی سنت سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہوں۔ اگر یہ پوچھیں کہ ہدایت کیا ہے اور ضلالت کیا ہے۔ تو میں کہوں گا کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی اور سنت عین ہدایت ہے، اور اس کی ترک یا اس سے بے اعتنائی نری گمراہی ہے۔ قرآن میں اللہ نے ہمیں دعا سکھائی۔

"اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" (سورۃ فاتحہ)

"اے رب العالمین تو ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے نعمت قرب و ولایت عطا کی، نہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے ان کی نافرمانیوں اور حکم عدولیوں کی وجہ سے غضب فرمایا، اور نہ ان لوگوں کے راستے پر جو بھٹکے ہوئے ہیں۔"

جن کو اللہ نے نعمت قرب و ولایت سے نوازا۔ ان سب کے امام و مقتدا سرکار دو عالم ہیں۔ اور ان کے بعد تمام انبیاء و رسل، اور اصحاب و اہل بیت اور اولیاء، علماء و مشائخ اور مجدد و محدث اور اقطاب و اغواث اور ابدال و اوتار اور اخیار و ابرار اور صلحا اور شہداء ہیں۔ ان کا طریق یہی ہے کہ انہوں نے داڑھیاں رکھی ہیں۔ لہٰذا ہم کو اللہ تعالیٰ کے ان مقربین کے راہ پر گامزن ہو کر اپنے چہروں کو داڑھیوں سے مزین کرنا چاہیے۔ یہی ہدایت ہے اس کے برعکس مغضوب علیہم اور ولا الضالین یہود و نصاریٰ اور مجوس اور سکھوں اور ہندوؤں اور چوڑھوں، چماروں کی اتباع کرنا اور ان کے راستہ پر چلنا ہے جو نری گمراہی ہے ؎

پندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پے مصطفٰے
خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوبات میں اتباع سنت پر بڑا زور دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہر بزرگی اور ہر کمال اور ہر قرب اور ہر ولایت حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر موقوف ہے۔ جس کا اتباع سنت میں مقام بلند ہے۔ اس کا ولایت میں بھی مقام بلند ہے۔

جس کا اس وادی عشق میں قدم راسخ ہے۔ اور
اس کا قدم مقام ولایت ومحبوبیت میں بھی راسخ
ومضبوط ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے اللہ کی
اطاعت کو حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اطاعت سے جدا سمجھا وہ گمراہ ہے۔ حضورؐ کی
اطاعت ہی درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔

حدیث شریف میں ہے،

"لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہُ
تبعاً لما جئت بہ۔"

"تم میں سے کوئی ایک ایماندار نہ ہوگا جب
تک اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو جو میں لے
کر آیا ہوں۔"

اب آپ سوچئے آپ کیا لے کر آئے ہیں۔
آپ قرآن لے کر آئے، دین لیکر، اسلام لے کر
آئے، سنت لے کر آئے تا قیامت جمیع بنی آدم
کے لئے ضابطہ حیات لے کر آئے، شریعت لے
کر آئے، نور لے کر آئے، ہدایت لے کر آئے،
علم لے کر آئے، اور امرو نہی لے کر آئے،
انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے لئے کامل رہنمائی
لے کر آئے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف
میں فرمایا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ

"تمہارے لئے اللہ کے رسول میں تمام شعبہائے
حیات کے لئے کامل رہنمائی موجود ہے۔"

آپ کی پاکیزہ سیرت اور صورت اور
نورانی زندگی کا ایک ایک کردار بھی صراط
مستقیم ہے۔ جس پر کوئی گامزن ہو کر اپنے
رب کی رضا اور قرب کو پا سکتا ہے۔ اکثر لوگ
یا واعظین صرف یہ حدیث یاد رکھتے ہیں کہ

" لا یؤمن احدکم احدکم اکون احب الیہ
من والدہ وولدہ والناس اجمعین"

کوئی تم میں سے ایماندار نہیں ہوگا، یہاں
تک کہ میں اس کی طرف اس کے باپ اور اس
کے بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ
ہوں۔ حدیث بالکل صحیح اور درست ہے۔
ہمارا ایمان ہے کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی محبت پر ایمان و اسلام کی اساس ہے وہ
کفار ہی تھے جو آپ کی محبت سے محروم تھے۔
لیکن اس حدیث کا انضمام اوپر کی حدیث سے
کرنا چاہیے کہ آپ کی محبت کا صرف یہی مطلب
ہے کہ آپ کی کامل اور پوری اتباع کی جائے۔
کیونکہ اتباع من کل الوجوہ نہایت دشوار اور بہت
کٹھن منزل ہے۔ اس واسطے اس کے ساتھ ایماندارلوگ
کو محبت کے نشہ سے سرشار کر دیا۔ تاکہ ان پر
اتباع رسول سہل بلکہ اسہل ہو جائے۔ داڑھی
بڑھانا انہیں لوگوں کا کام ہے جو مئے محبت اور
خمار عشق مصطفےٰ سے مست ہیں۔ ورنہ عوام کو
تو اس سے نفرت ہے۔ اور اس کو چہرے کی

بقیہ ص ۱۵ پر

تحریر: سلطان احمد قصور

حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے ایک مایہ ناز سپاہی ہیں۔ اسلامی تاریخ میں ان کے کارنامے ہمیشہ زندہ و تابندہ رہیں گے آپ نے اسلام کی بے پناہ خدمات انجام دیں۔ یہاں تک کہ مال و دولت، گھربار اثاثہ و سامان غرضیکہ سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کر دیا۔ آپ پیغمبر اسلام کے دوست بے بدل تھے۔ ہر مشکل میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا۔ ہجرت کے پرکٹھن اور پرعداوت ایام میں بھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق و دوست رہے۔ سفر و حضر میں آپ نے پیغمبر اسلام اور ہادی برحق کا ساتھ نہ چھوڑا۔ جب مدینہ میں اسلامی ریاست کی تشکیل ہو گئی۔ تو اس وقت آپ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق کار و مشیر خاص رہے۔ تقریباً تمام غزوات میں شرکت کی۔ الغرض اپنی تمام عمر پیغمبر اسلام کی خدمت اور اسلام کی سربلندی میں خرچ کر دی۔ آپ کی ان خدمات کے پیش نظر رسول پاکؐ نے فرمایا۔

"میں نے تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ اس دنیا میں چکا دیا ہے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احسانات کا بدلہ اور اجر اللہ تعالےٰ ہی دے گا۔"

آپ کا نام عبداللہ کنیت ابوبکر اور القابات صدیق اور عتیق تھے۔ آپ قریش کے ایک قبیلہ بنی تیم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ بڑے سلیم الفطرت پاک باز اور نیک سیرت تھے۔ جبکہ تمام عرب کفر و ضلالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ بت پرستی اور شرک عام تھا۔ لوگوں کے نزدیک لوٹ مار، ڈاکہ زنی اور رہزنی کو بہادری سے منسوب کرتے تھے۔ سود خوری ان کے نزدیک تجارت تھی، بدمعاشی و بدقماری ان کا خاصہ تھی۔ شراب اور جوا اُن کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا، توہمات اور شیطانی ارواح کا چرچا تھا۔ آپ نے اس تاریک دور میں بھی اپنے آپ کو ماحول کی آلائشوں سے پاک رکھا۔ تجارت شغل تھا، اور ایمانداری خاصہ۔ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ عاقل بالغ مردوں میں سب سے پہلے آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

خلافت کے نازک مسئلے کو آپ نے بڑی دوراندیشی اور عاقبت اندیشی سے سلجھایا۔

آپ کو آنحضورؐ کی حیات پاک میں امامت کے فرائض ادا کرنے کا اعزاز حاصل رہا۔ آنحضورؐ کے انتقال مبارک کے بعد آپ کو خلافت کے منصب پر فائز کیا گیا۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت پیار، انس اور محبت تھی۔ آپ کی آنحضور سے شیفتگی اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب لوگوں نے آپ کو خلیفۃ اللہ کہہ کر پکارنا شروع کیا، تو آپ نے انہیں کہا کہ مجھے خلیفۃ الرسول کے نام سے پکارا جائے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت زیادہ پیار تھا۔ یہ صرف لفظی یا زبانی نہیں تھا۔ بلکہ آپ نے عملی طور پر بھی اپنی اس محبت کا اظہار مختلف وقتوں میں کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد بے شمار مسائل اٹھ کھڑے ہوئے۔ لیکن آپ نے اس کڑے وقت میں بھی کسی قسم کی گھبراہٹ کا ثبوت نہ دیا۔ بلکہ بڑے تحمل کے ساتھ تمام مسائل کا حل ڈھونڈ لیا۔ آپ نے سب سے پہلے اسامہ بن زید کے لشکر کو ملکِ شام کی طرف روانگی کا حکم دیا۔ جو کہ آنحضورؐ کی وفات کے باعث رکا ہوا تھا۔ اس وقت تمام صحابہ کبار نے ان کی مخالفت کی، اور کہا کہ ہر طرف یورشوں کا بازار گرم ہے، ایک طرف جھوٹے مدعیان نبوت نے بلوے کھڑے کر دیئے ہیں۔ دوسری طرف منکرینِ زکوٰۃ اور تیسری طرف قبائل مرتد ہو گئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بہت سے قبائل مدینہ کے ارد گرد اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور وہ اسلام کی اس نوزائیدہ مملکت کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس وقت اسامہ بن زید کے لشکر کو شام کی طرف کوچ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ وقت کا تقاضا یہی ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ جس بات کی رسول پاکؐ نے حامی بھری ہو اور جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پورا کرنا ٹھہرایا ہو۔ میں کیسے اس کو روک سکتا ہوں۔ تمام مخالفت کے باوجود اور وقت کے تقاضے کو پس پشت ڈالتے ہوئے۔ آپ نے آنحضورؐ کے فیصلے کو مقدم رکھا۔ اور اس کو پورا کرنا اپنا فرضِ اولین ٹھہرایا۔

جب آپ خلیفہ بنے، تو اس وقت حالات بہت زیادہ مخدوش تھے۔ ایک طرف تو جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہو گئے تھے۔ جنہوں نے اپنی چرب زبانی کے باعث عرب کے کافی قبائل کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ جن میں طلیحہ بن خویلد، اسود عنسی اور مسلیمہ کذاب شامل تھے۔ مرد تو مرد عورتیں بھی نبوت کی دعویدار تھیں۔ جن میں سجاح تھی۔ اور اس نے مسلیمہ کذاب کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک ایک کر کے تمام کو راہِ راست پر لگایا، اور ان کا قلع قمع کر دیا۔

مرتد کے بارے میں تو اسلام میں واضح احکامات ہیں، کہ ان کا قتل جائز ہے۔ لیکن زکوٰۃ کا مسئلہ ذرا ٹیڑھا تھا، کیونکہ وہ مسلمان تھے۔ اور از روئے شریعت اُن پر تلوار نہیں اٹھائی جا

سکتی تھی۔ لیکن اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دور اندیشی سے کام لیا۔ دوسرے صحابہ کبار نے آپ کو اس بارے میں نرمی کرنے کے متعلق کہا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میں منکرینِ زکوٰۃ کے ساتھ ایک رسی کی خاطر بھی جہاد کروں گا۔ اور جب تک وہ مجھے یہ ادا نہ کریں گے میں چین سے نہ بیٹھوں گا۔ آپ کی سخت گیری کے باعث مختلف قبائل نے مدینہ میں پہنچ کر اپنے ہاتھوں سے زکوٰۃ کا مال دیا۔ اور آپ کی یہ دور اندیشی آپ کے بعد آنے والی خلافتوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اسی طرح ارتداد قبائل کو بھی آپ نے سختی سے کچل دیا۔ اور اُن کو راہِ حق پر لے آئے۔ غرضیکہ آپ کے عہد مبارک میں عراق کو فتح کیا گیا۔ اور شام کا معرکہ جاری تھا۔ کہ آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

اگر آپ کی پوری زندگی کا مطالعہ کیا جائے اور بنظر غائر مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگی، کہ آپ نے اسلام کی سربلندی اور اس کے فروغ کی خاطر بے شمار قربانیاں دیں۔ اپنی تمام قوتیں اور طاقتیں اسلام کی سربلندی اور بول بالا کی خاطر صرف کر دیں۔ اور تمام اسلام دشمن تحریکات اور فتنوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ خلافت جیسی پُر رعب اور پر وقار شے ملنے کے باوجود آپ میں منکسر المزاجی ختم نہ ہوئی۔ آپ خلافت کی تفویضی کے بعد بھی ضرورت مندوں کے کام آتے۔

لوگوں کے جانوروں کا دودھ دھوتے۔ اور لوگوں کے اونٹوں کو چراگاہوں میں چراتے۔ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت سے محبت آپ کی فطرت تھی۔ عبادت کے معاملے میں بھی آپ سب سے آگے تھے۔ رات کو قیام اور دن کو روزے رکھنا آپ کا معمول تھا۔ غرضیکہ آپ کی شخصیت پہلودار اور ہر پہلو تابناک روشن اور ضیاء فشاں کہ اس سے دنیا کے لوگ اپنے تاریک دلوں کو روشن کر سکتے ہیں۔

بقیہ :- اتباعِ سُنّت

زینت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بلکہ نوجوان متقی جس نے داڑھی رکھی ہو۔ اس کو نکاح کے لئے رشتہ بہت مشکل سے ملتا ہے۔ خود لڑکی اس کو پسند نہیں کرتی۔ اور اگر کوئی رشتہ دے بھی دے تو خویش واقارب سب اس کو ملامت کرتے ہیں۔ اور داڑھی والے نوجوان کو کم عقل اور بابا کہتے ہیں۔ اب آپ خود انصاف کریں کہ اس کو محبتِ رسول کہنا جائز ہے؟ ہرگز نہیں! محبتِ رسول اتباعِ رسول کا نام ہے۔ جس کو محبت ہوگی، وہ اتباع کرے گا اور جو اتباع کرے گا یقیناً اس کا دل انوارِ محبت کی جلوہ گاہ ہوگا۔

خادم

حضرت مولانا علامہ
فیض محمد اویسی۔ بہاولپور

گذشتہ سے پیوستہ

مومن کے شب و روز

علاج بالادویہ

برائے منہ آنا و ورم لثہ و تحرک دندان ۔

اجزائے ترکیبی : مازو ایک تولہ، مرکی ۶ ماشہ، پھٹکڑی بریاں ۶ ماشہ تینوں کو باریک سرمہ سا کریں ۔

مقدار و ترکیب استعمال :۔ انگلی سے لگا کر مسوڑوں پر ملنا یا روئی سے لگا کر منہ میں اس کو چھڑکنا چاہیئے۔ اور ایک گھنٹہ تک کچھ کھانا یا پینا نہیں چاہیئے۔

منہ آنے و ورم لثہ تحریک دندان کو نافع ہے۔ علاوہ ان کے گوشت خورہ مزمن کو اور منہ کے زخموں وغیرہ میں مفید ہے۔

اکسیر درد دانت

اجزاء و ترکیب : کونین سلفاس۔ چونہ سفید ہر ایک ایک ماشہ ۔ نیلا تھوتھہ ایک رتی ۔ افیون ۳ ماشہ ۔ سب کو ملا کر کھرل کریں اور باریک سفوف بنائیں۔

مقدار و ترکیب استعمال : درد کرنے والے دانت پہ ملیں۔ اگر اس میں گڑھا ہو تو گڑھے کو صاف کرکے اس میں بھر دیں ۔

روغن درد دانت

اجزاو ترکیب : کاربالک ایسڈ ۲ تولہ۔ کافور ۲ تولہ ایک شیشی میں ڈال دیں۔ مضبوطی سے بند کریں اور پانی میں ڈال دیں۔ تھوڑی دیر میں روغن تیار ہو جائیگا۔

مقدار و ترکیب استعمال : روئی کی پھریری سے درد کرنے والے دانتوں پہ لگائیں۔

برائے درد دانت

اجزاو ترکیب : عقرقرحا ۱ تولہ۔ مشک کافور یعنی کافور ٹکیہ ۳ ماشہ، دنداسہ وساگ ۱/۱ تولہ۔ فلفل سیاہ ۱ تولہ، سپاری کلاں ۳ عدد ۔ علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر سب کو باہم آمیز کرکے شیشی میں کارک لگا کر محفوظ رکھیں ۔

مقدار و ترکیب استعمال : مسواک سے دانتوں

پر ملیں اور رالیں نیچے بہائیں۔ یاد رہے جو پانی منہ سے آئے خارج کریں۔ اندر نہ جانے دیں۔ اگر مسواک نہ کر سکیں تو ہاتھ سے مسوڑوں پر ملیں۔

درد دانت اور دانتوں سے خون آنے کو نافع و مجرب ہے۔

سنون تمباکو

اجزائے ترکیب: تمباکو تلخ۔ فلفل سیاہ ہر ایک ایک تولہ۔ نمک سانبھر ۶ ماشہ پیس کر سفوف بنائیں۔

مقدار و ترکیب استعمال: حسب معمول دانتوں پر ملیں۔

یہ سنون مسوڑوں کی رطوبت کو خشک اور دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ الغباب رطوبت نزلی کا مانع اور دافع ہے۔

منجن

اجزاء و ترکیب۔ پوست بیخ مغیلاں ۴ تولہ۔ مصطگی ۱ تولہ۔ فلفل سیاہ ۱ ماشہ۔ سنگجراحت ۱ تولہ۔ ناگرموتھ ۶ تولہ کتھ پیٹریا ایک تولہ۔ سپاری ۱ تولہ سونٹھ ۲ ماشہ کوٹ پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدار و ترکیب استعمال۔ بوقت ضرورت دانتوں اور مسوڑوں پر ملیں اور پانی باہر نکالتے رہیں۔ یہ منجن جب دانتوں پر ملیں تو کچھ دیر تک کلی نہ کریں۔ نیز پانی نہ پئیں۔

دانتوں کے امراض کے لیے بہت مفید ہے۔

اگر دانت ہلتے ہوں کمزور ہوں ان میں درد ہوتا ہو تو اس کے استعمال سے دانت قوی اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بلا مرض بھی اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس سے دانت سفید صاف اور تندرست مضبوط رہتے ہیں۔

درد دانت اور کیڑا لگنے کے لئے

اجزاء ترکیب۔ افیون ایک جز۔ سہاگہ تین جز باریک کر کے محفوظ رکھیں۔

مقدار و ترکیب استعمال۔ بوقت ضرورت اس دوا کی گولی بنالیں۔ اور دانت کے سوراخ میں ڈال دیں یا جڑ میں چپکا دیں۔

کیڑے کی وجہ سے جو درد دانت ہو اس کو نافع ہے۔

خناق یعنی گلے سوجنا

گو یہ کثیر الوقوع بیماری نہیں مگر بعض دفعہ یہ چھوت کی شکل اختیار کر کے خطرناک ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

اس بیماری سے تالو۔ حلق۔ حنجرہ وغیرہ کی اندر ورم ہو جاتا ہے جس سے مریض کوئی چیز نہیں نگل سکتا۔ بعض دفعہ پانی بھی مشکل جاتا ہے۔ جب خطرناک صورت اختیار کرتی ہے تو تنفس کا آنا بالکل مسدود ہو کر مریض جاں بحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کے علاج سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔

اس کی چھوت بذریعہ تنفس لگتی ہے۔ تیمار داروں

کو ذرا احتیاط رکھنا ضروری ہے۔ ذیل میں نسخے درج ہیں۔

غرغرہ برائے خناق

اجزاء و ترکیب۔ گلسرخ ۱ تولہ۔ کشنیز۔ عنب الثعلب (مکو یا کرڑ ویلوں) ہر ایک دو تولہ۔ عدس ۴ تولہ بقدر ضرورت پانی ڈال کر آگ پر جوش دیں۔ پھر مل چھان کر مغز فلوس ۵ تولہ اس میں حل کر کے غرغرہ کرائیں۔

بارہا تجربہ کیا گیا ہے۔ خناق کے لئے مفید ہوا مگر عمل کی تکرار کریں۔ ساتھ ہی املتاس ۲ تولہ کو دہ نکال کر دودھ بکری گرم میں حل کر کے علیل کو دیدیں اور جو ضماد اس نسخے کے بعد درج کیا جاتا ہے۔ وہ بھی لگائیں

ضماد خناق

اجزاء و ترکیب۔ بنفشہ۔ بابونہ۔ تخم کنوچہ۔ اکلیل الملک۔ مویز منقی ہر ایک ایک تولہ۔ تخم خطمی۔ مکو۔ ہر ایک ۵ تولہ آرد جو نیم پاؤ روغن گل (روغن گل کی بجائے جو تیل مل جائے ڈال سکتے ہیں) ۶ تولہ سب کو کوٹ کر بطور ضماد (ٹکی) آگ پر پکا کر صبح شام گلے پر یعنی ورم خناق پر ضماد کریں۔ خناق کی ورم کو پختہ کرتا ہے۔ نیز منفجر و مسکن الم ہے۔

غرغرہ

اجزاء و ترکیب } مغز۔ فلوس خیار شنبر حسب
مقدار و استعمال } ضرورت لے کر گرم کر کے اس میں املتاس کو حل کر کے غرغرہ کرائیں۔ گھنٹہ گھنٹہ کے بعد تجدید عمل کرائیں۔

ورم خناق و بستگی گلو کو نافع و مفید ہے۔

عجالہ نافعہ

تخم رائی (اوپر) حسب ضرورت لے کر آٹا میں ملا کر ورم کی جگہ پر ۱۵ تا ۲۰ منٹ تک پلستر لگانا منٹوں میں فائدہ دکھاتا ہے۔

بحۃ الصوت (آواز بیٹھ جانا)

زور سے بولنا یا مسلسل کئی گھنٹے تقریر کرنا ڈھول وغیرہ سے بعض دفعہ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس کیلئے ذیل کے نسخے برتیں:-

حب بحۃ الصوت

اجزاء و ترکیب: کتیرا۔ نشاستہ۔ صمغ عربی۔ ست ملٹھی مغز کدو۔ مغز خیارین۔ نبات سفید۔ ہموزن سب ادویہ لے کر کوٹ چھان کر گولیاں بقدر کوکن بیر بنائیں۔

مقدار و ترکیب استعمال: ایک گولی صبح ایک گولی شام منہ میں ڈال کر ان کا لعاب چوستے رہیں۔ یا جس وقت ضرورت ہو لعاب گولیاں مذکور لیتے رہیں۔

ایضاً

اجزاء و ترکیب: ایکسٹریکٹ آف لکرس و ست ملٹھی ۷۵ حصے۔ شکر سفید ۷۰ حصے۔ سفوف طلق (ابرک) ۴ حصے۔ رال ½ حصہ۔ آئیل آف پیپرمنٹ (روغن پودینہ) روغن سونف ہر ایک ½ حصہ۔ سب کو اچھی طرح ملا کر بیس بیس گرین کی ٹکیاں بنالیں اور ان کے اوپر ورق نقرہ چڑھالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال: رات کو سوتے وقت ایک ٹکیہ منہ میں رکھ کر اس کا لعاب چوسیں۔

ترجمہ : مکتوب ۱۷

غلام رسول گوھر

ارشاداتِ امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ

اعتقاد کی تصحیح کے بعد اعمال کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے : گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور وہ یعنی شہادت عبارت ہے ایمان اور اس چیز کے اعتقاد سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے گزرا۔ اور ایمان کی بنیادوں میں سے دوسری چیز پانچ نمازوں کا ادا کرنا ہے۔ جو دین کا ستون ہے اور تیسری چیز اموال کی زکوۃ ادا کرنا ہے۔ اور چوتھی چیز ماہِ رمضان کا روزہ ہے۔ اور پانچویں چیز بیت اللہ کا حج ہے۔

پس نماز، اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانے کے بعد سب عبادتوں سے افضل ہے اور ایمان کی طرح حسن لذاتہٖ ہے۔ بخلاف دیگر عبادات کے کہ وہ حسن لذاتہٖ نہیں ہیں۔ یعنی نماز کا حسن ذاتی ہے۔ اور دوسری عبادتوں کا حسن ذاتی نہیں ہے۔ پس نماز کو طہارت کے ساتھ پوری توجہ اور حضورِ قلب سے ادا کرنا چاہیے۔ اس کی ادائیگی میں ذرہ بھر بھی فتور یا نقصان نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ شریعت کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ قرات اور رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ اور تمام ارکان میں احتیاط لازم ہے۔ تاکہ نماز علی وجہ الکمال ادا ہو اور رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں سکون اور طمانیت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ نماز ادا کرنے میں غفلت اور سستی نہ کریں اور دھیان اور کوشش سے اس کو اوّل وقت میں ادا کریں۔ جہالت اور سستی کی وجہ سے اس میں تاخیر کرنا بندے کی سرکشی اور گستاخی متصوّر ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو فقہ کی کتابیں فارسی میں ہیں ان کو اپنے پاس رکھیں اور ہمیشہ ان کا مطالعہ کریں۔ (آج کل فقہ کی کتابیں جو اردو میں جید سنی حنفی علما نے لکھی ہیں۔ ان کو اپنے پاس رکھنا اور ان کا مطالعہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ تاکہ نماز کے مسائل سے خوب اچھی طرح آگاہی ہو۔ مثل ترغیب الصلوٰۃ اور الاحکام وغیرہ کے۔ (آج کل مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب بہارِ شریعت بہت مفید اور پُر از معلومات ہے اس کو منگوا کر پڑھنا چاہیئے اور میری کتاب آئینہ نماز جو صرف نماز کے اہم اور ضروری مسائل

پر مشتمل ہے پڑھنے کے لائق ہے) ان کتابوں سے مسائل شرعیہ اخذ کریں اور ان کے مقتضا کے مطابق عمل کریں اور کتاب گلستان اور اس جیسی اور کتابیں جو فارسی زبان میں ہیں کتب فقہ کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔ بلکہ امور ضروریہ کی بہ نسبت یہ کتابیں بے معنی ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو چیزیں دین میں ضروری ہیں انکو لازم جانیں اور اس کے ماسوا کی طرف دھیان نہ کریں۔

تہجد کی نماز: یہ بھی گویا ہمارے طریقہ میں ضروری ہے اس میں بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ضرورت اور مجبوری کے بغیر اس کو ترک کرنا اچھا نہیں۔ اگرچہ ابتدأً اس نماز کا ادا کرنا طبیعت پر گراں گزرتا ہے، اس لئے کہ اس کا وقت نیند کا وقت ہے اور اس وقت جاگنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مگر آدمی ہمت کرے تو کیا ہو نہیں سکتا۔ اس کی عادت یوں ڈالنی چاہیئے کہ اپنے خادموں یا گھر والوں کو کہہ دیا جائے کہ وہ اس کو تہجد کی نماز کے وقت بزور اٹھا دیا کریں۔ اس کے چند دنوں بعد اس کو خود ہی اس وقت پر بیدار ہونے کی عادت ہو جائے گی۔ پھر اس قسم کے تکلف کی حاجت نہ رہے گی۔ جو شخص آخر رات میں قیام کرنے کا خواہشمند ہے اس کو چاہیئے کہ وہ عشاء کی نماز ادا کر کے اول رات میں سو جائے۔ اور بیدار رہ کر غیر ضروری کاموں میں مشغول نہ ہو۔ تہجد کی نماز کا وقت بڑا مبارک اور اجابت کا وقت ہے۔ اس وقت میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونا چاہیئے اور توبہ اور استغفار اور تضرع و زاری میں اپنے عیوب کو دیکھنے میں اور عذاب اخروی اور دائمی عذاب میں فکر کرنے کو غنیمت جاننا چاہیئے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بخشش اور معافی کا سوال کرنا لائق ہے اور اپنے قلب کی طرف متوجہ ہو کر زبان سے یہ کلمہ ادا کرنا چاہیئے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ سبحانہ: اور عصر کی نماز کے بعد بھی سو بار کہیں۔ اس میں ناغہ نہ کریں۔ طہارت ہو یا نہ ہو۔ ہر طرح جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خوشی ہے اس شخص کے لئے جس کے اعمالنامہ میں استغفار بہت ہے"

چاشت کی نماز: چاشت کی نماز اگر ہو سکے تو اس کو بھی ادا کریں۔ یہ نماز نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کے لئے بھی کوشش کی جائے۔ اگر زیادہ رکعتیں پڑھنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو کم از کم دو رکعتیں ہی پڑھ لیا کریں۔ تہجد کی نماز کی طرح اس کی اکثر رکعتیں بارہ ہیں اس میں بھی کوشش کریں کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھیں۔ اس لئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے اور جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کو جنت میں جانے سے سوائے موت کے کوئی چیز مانع نہیں ہے"

بعض وظائف: پانچوں وقت ہر نماز کے بعد کلمہ تنزیہہ یعنی سبحان اللہ ۳۳ بار پڑھیں اور کلمہ تحمید الحمد للہ ۳۳ بار اور کلمہ تکبیر اللہ اکبر ۳۳ بار پڑھیں اس کے بعد سو کا عدد پورا کرنے کے لئے ایک بار پڑھیں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیئ قدیر
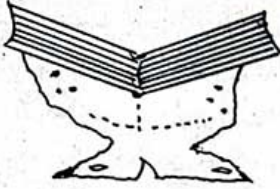
ارشاداتِ قرآن

جس دن تمام لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجیّن میں ہیں۔ اور کیا جانتے ہو کہ سجیّن کیا چیز ہے؟ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔

المطففین

جو شخص خدا کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اس کے سوا اس کے حمایتی ہوں گے۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

الاحقاف

اور جو حلال طیّب روزی خدا نے تم کو دی ہے، اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو، ڈرتے رہو۔

المائدہ

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ ہی اس کو (رشوتاً) حاکموں کے پاس پہنچاؤ۔

البقرہ

ارشاداتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
جس شخص نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کے ساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت کرنے والا نہ تھا، تو ایسے بندہ کی کفایت اور کفالت کا میں ذمّہ دار ہوں۔

خطیب

پر درد ہو تو ہر ایک جگہ پر اس طرح پڑھے۔

درد دندان اور داڑھ

لکل نبأ مستقر وسوف تعلمون:
ایک کاغذ پر لکھ کر درد والے دانت یا داڑھ کے نیچے ہو یا اوپر درمیان میں رکھ کر دبائیں۔ بہتر ہے کاغذ پر موم جامہ ہو تاکہ کاغذ جلد گل نہ جائے۔ مجرب ہے۔ فقیر اویسی کا آزمودہ ہے۔

ایضاً: کٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ لا الٰه الا هو رب العرش العظیم وما سکن فی اللیل والنهار وهو السمیع العلیم:
لکھ کر بطریق مذکورہ بالا عمل کریں۔

حکایت

حضرت امام غزالی قدس سرہٗ نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے کہ بصرہ میں ایک شخص تھا وہ دانت کا رقیہ کرتا تھا لیکن بخل سے کسی کو نہ سکھاتا تھا۔ جب مرنے لگا تو کتمان علم کے گناہ سے بچنے کے لئے بتایا۔

ہر درد کی دوا

مندرج ذیل تعویذ کو درد مند بازو یا گلے میں باندھے:۔
بسم الله الرحمٰن الرحیم اعوذ بکلمات الله التامات کلها من شر ما خلق بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیئ فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

گلے سوجنا

پر یا جمعہ کے دن لکھ کر اسے کمر میں باندھے
بسم الله الرحمٰن الرحیم یا رحیم کل صریخ ومکروب یا رحیم وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین:

آواز زریں

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے مادرزاد اندھے کا اور کوڑھی کا علاج کیا وہ اچھے ہو گئے، مگر احمق اچھا نہ ہو سکا۔

ابن مقفع کا قول ہے کہ جب تو کسی بات میں بحث کرے تو غصہ میں نہ آ: اس لئے کہ غصہ حجت کو روک دے گا اور تیرا مد مقابل تیرے اوپر غالب آجائیگا۔

جب

بحۃ الصوت کے علاوہ نزلہ۔ کھانسی۔ دمہ۔ انفلوئنزا۔ ذات الجنب۔ نمونیا۔ ابتدائے سل خراش گلو۔ کالی کھانسی۔ وقت تنفس۔ وغیرہ امراض میں بھی مفید ہے۔

برائے بحۃ الصوت

اجزائے ترکیب۔ مغز بلیلہ زرد فلفل دراز نمک سنگ برابر وزن کوٹ کر شہد میں ملا کر گولیاں بنا کر رکھیں یا یوں ہی استعمال کریں۔

مقدار و ترکیب استعمال: منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔ ایک سے دو ہفتہ تک کھلائیں۔ آواز بستہ کھول دے گا۔

ایضاً

اجزاء و ترکیب: ہینگ ۲ ماشہ پانی میں حل کر کے دو تین دفعہ پلانا مفتح آواز بستہ ہے۔

برائے سندھو خوردہ

بعض دفعہ سندھور کے کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے لئے گل فتیلہ چراغ حسب ضرورت پان میں کر کھلانا مجرب ہے۔

علاج روحانی

مادہ پرستی کے دور کے غلبہ کیوجہ سے ہم نے علاج بالادویہ کا ذکر کر دیا۔ ورنہ ہمارے قرآن مجید و احادیث مبارکہ اور اسلاف صالحین کے پُراثر کلمات طیبہ موجود ہیں جن کی برکت سے جملہ امراض جسمانی روحانی کا علاج پایا جاتا ہے۔ ہم مندرجہ ذیل میں چند روحانی نسخے عرض کر دیتے ہیں۔

درد دندان و گوش

جو شخص ہر چھینک کے وقت یوں کہے گا

الحمد للہ رب العالمین علی کل حال

اسے کبھی درد دندان اور گوش نہ ہوگا (رواہ ابن ابی شیبہ)

درد دندان و گوش و جسم وغیرہ

عثمان بن ابی العاص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ جب سے اسلام لایا ہوں میرے بدن میں درد رہتا ہے۔ فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ کر **بسم اللہ** تین بار کہہ اور پھر سات بار یہ دعا پڑھے۔ **اعوذ باللہ و قدرتہ من شر ما اجد و احاذر** (ھذا لفظ مسلم ورواہ مالک فی المؤطا و ابن ابی شیبہ) واہل سنن نسائی نے اضافہ کر کے عثمان بن ابی العاص کا تجربہ بتایا کہ میرا تمام درد ٹل گیا اس کے بعد میں نے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں کو بتاتا رہا (ف) حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہ **بسم اللہ** کہتا ہوا ہاتھ رکھے اور مذکورہ بالا دعا پڑھے۔ اگر متعدد جگہوں

قرآن مجید میں ہے۔

فاذکرونی اذکرکم

"یعنی تم مجھے یاد کرو اور میں تمہیں یاد کروں"

آمدم بر سر مطلب: در حدیث قدسی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتیٰ کہ ہاتھ اس کے ہوتے ہیں۔ اور حرکت دینے والا میں ہوتا ہوں۔ زبان اس کی ہوتی ہے اور بولنے والا میں ہوتا ہوں۔ کان اس کے ہوتے ہیں اور سننے والا میں ہوتا ہوں۔ آنکھ اس کی ہوتی ہے اور دیکھنے والا میں ہوتا ہوں۔ پاؤں اس کے ہوتے ہیں اور چلنے والا میں ہوتا ہوں۔ اشارہ اس کا ہوتا ہے، نظارہ میرا ہوتا ہے۔ بظاہر آڈر اس کا ہوتا ہے اور باطن حکم میرا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ جو لوگ میرے اور میرے محبوب شہنشاہ لولاک کے فرمانِ اقدس پر عمل پیرا ہو کر عملی جامہ پہناتے ہیں۔ میں انہیں متصرف بنا دیتا ہوں۔ فللہٰذا وہ لوگ (بعطاءِ علمِ الٰہی) واذنِ الٰہی بطور خوارق عادات وکرامات کے امور کونیہ میں تصرف کرتے ہیں۔ جیسے کہ اکثر و بیشتر پڑھنے، سننے اور دیکھنے میں آتا ہے۔ چند کرامتیں مندرجہ ذیل ہیں۔ نگاہِ محبت و عقیدت و ارادت سے سماعت فرماویں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور مرشد فریدالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے مسندِ ارشاد پر جلوہ فگن ہیں۔ اور سامعین کو قرآن و حدیث کے حقائق و معارف سے بہرہ ور فرما رہے ہیں۔ اتنے میں ایک اجنبی نے آکر عرض کی کہ یا مرشد! میں بالکل غریب و نادار ہوں۔ میرا ذریعہ معاش کوئی نہیں ہے۔ میری لڑکی نوجوان اور بالغ ہو چکی ہے۔ آخر میں نے اس کا شرع شریف کے موافق عقد بھی کرنا ہے۔ لیکن میرے پاس کوئی چیز ایسی نہیں جو کہ اپنی بیٹی کو جہیز میں دے سکوں۔ آپ نے فرمایا، ایسے کرو چند کچی اینٹیں لے آؤ۔

وہ شخص کہتا ہے فللہٰذا حسبِ فرمانِ مرشد میں چند کچی اینٹیں کپڑے کے اندر ڈھانپ کر حضور مرشد فریدالدین صاحبؒ کے سامنے لاکر رکھ دیں۔ لجپال نے کلمہ اعوذ و تسمیہ کے بعد اوّل و آخر چند مرتبہ درود شریف پڑھ کر متعدد بار سورۃ یٰسین کی پہلی آیت جو کہ "یٰسین والقرآن الحکیم" ہے۔ پڑھ کر ان اینٹوں پر دم کر کے فرمایا، انہیں یہاں سے اٹھا کر گھر لے جا، راستے میں نہ کھولنا۔ وہ شخص کہتا ہے۔ جب میں گھر پہنچا، کپڑے کو کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کچی اینٹیں سونا بن چکی ہیں۔ جن میں سے تھوڑا تھوڑا زرگر کے پاس لے جاتا۔ اور اسے فروخت کر کے اخراجات میں صرف کرتا تھا۔ اپنی لڑکی کو بھی باعزت جہیز وغیرہ دے کر رخصت کیا۔ اور میں خود بھی عیش و عشرت میں شب و روز بسر کرتا رہا۔ تھوڑے سے عرصے کے بعد گردشِ دوراں کے ساتھ میری پھر وہی کیفیت ہو گئی جو کہ پہلے تھی۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا تو میں نے سوچا، ویسے کیوں نہ کروں کہ جس طرح میرے مرشد نے کچی اینٹوں پر چند قرآنی آیات پڑھ کر دم کیا تھا۔ میں نے بھی اسی طرح پڑھ کر دم کیا لیکن وہ اینٹیں سونا نہ ہوئیں۔

مولانا تصدق احمد فیضی کوٹلہ مغلانی

فیضانِ سید العلماء

خواجہ غلام فریدالدین

شہنشاہ طریقت شہباز حقیقت جاگیر عشق و محبت منبعٔ فیوض و برکات الحاج حضرت حضور مرشد خواجہ غلام فریدالدینؒ کی شخصیت تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ہمہ صفت موصوف جواہرات شعر وسخن سے مرصع اور علم و عمل میں منفرد بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کی سیرت معاشرہ، طرزِ تکلم، ربط کلام، اندازِ گفتگو اور بے شمار کرامتوں کے انکشاف پر اُسی دور کے عرفا و عشاق بھی رشک کرتے تھے۔ مرشد فریدالدین قائم اللیل اور صائم الدہر تھے۔ آپ کو مشہور و معروف ممتاز اولیاء کرام اور مشائخ عظام میں شمار کیا جاتا تھا۔ آپ جیسی مقدس ہستیوں کے متعلق رب کریم غفور الرحیم نے فرقانِ حمید قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

اَلَا اِنَّ اَولِیَاءَ اللہِ لَا خَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ

ترجمہ:۔ فرمایا خبردار جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے اولیا ہیں انہیں نہ کسی چیز کا خوف ہے اور نہ کسی چیز کا غم۔

مزید جو لوگ ان ہمہ صفت موصوف اولیاء کرام سے بغض و عداوت رکھتے ہیں۔ ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ نے حدیث قدسی میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ جو شخص میرے پیارے اولیاء کرام سے دشمنی رکھتا ہے۔ میں اس کو جنگ کا چیلنج دیتا ہوں۔

برادرانِ اسلام! اندازہ لگائیں جن مقدس ہستیوں کے خود اللہ تعالیٰ عز نوالہٗ نے اتنے فضائل و محاسن بیان فرماتے ہیں۔ ہمیں کیا جرأت ہے کہ ان اولیاء کے شان میں گستاخی کریں یا کچھ کم و بیش کریں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بندۂ گناہگار خلوص قلب سے خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں بصورت سربسجود گناہوں سے توبہ تائب ہو کر عباداتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ نوافل پڑھتے پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے کرتے اپنی ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اور اپنی عاجزی و انکساری گریہ و زاری کے ساتھ اظہار کرتا ہے۔ تو رب کریم غفور الرحیم کی ذاتِ بابرکات کو اپنے بندے کی الحاح و زاری پہ رحم آ جاتا ہے۔

فللہٰذا اپنی رحمت میں آکر منعم قدیم اپنے بندے کو اپنے خاص انعام و اکرام نوازش و مہربانی فیوضات و برکات سے مستفیض فرماتا ہے۔ تب وہ زمرۂ اولیاء میں شمار ہوتا ہے۔ یعنی جب انسان خلوص قلب سے اللہ تعالیٰ کا بن جاتا ہے جیسے کہ

نیاز احمد گوہر

فضائل درود شریف

درود شریف کے بے شمار فوائد بزرگانِ دین نے بتائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ درود شریف ہی میں تمام دین و دنیا کی برکتیں پوشیدہ ہیں۔ کمال ولایت کے لئے درود شریف پہلا اور آخری زینہ ہے۔ تمام دعاؤں اور جملہ عبادات کا عطر ہے۔

— ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو۔ تمہارا درود پڑھنا میرے پیش کیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد - دارمی - ابن ماجہ)

— آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بڑا بخیل ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

— آپؐ نے فرمایا: مجھ پر بہت درود بھیجو۔ تمہارا درود بھیجنا زکوٰۃ ہے تمہارے لئے۔

— ایک حدیث میں ہے جو درود بھیجے مجھ پر ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ اور جو کوئی یاد کرے مجھ کو اور نام لے میرا پاس چاہیئے کہ درود بھیجے مجھ پر

اللہ کے کتنے ہی فرشتے ہیں زمین پر پھرنے والے جو کہ پہنچاتے ہیں مجھ کو میری اُمّت کی طرف سے سلام۔

— ایک حدیث میں ہے، میں ملا جبرئیلؑ سے تو انہوں نے مجھ کو خوشخبری دی اور کہا تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ جو کوئی درود بھیجے تجھ پر رحمت بھیجتا ہوں میں اس پر اور جو کوئی سلام بھیجے تجھ پر تو اپنی سلامتی بھیجتا ہوں میں اس پر۔ پس میں نے سجدہ شکر ادا کیا اللہ کے لئے۔

— ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر بار رحمتیں اور درود بھیجتے ہیں۔

معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور پُر نور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ایک مسلمہ حقیقت اور آپ کے کمالات اور مدارج علیا سے ایک بلند ترین درجہ ہے۔ واعظین نے اس میں غلط روایات کے ساتھ اس میں افراط و تفریط بہت کی ہے۔ اعتدال اور صحت روایات کی راہ کو ترک کیا ہے۔ اس کتاب میں صحیح روایات کے ساتھ، معراج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر مسلمان کو اصل حقیقت جاننے کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

قیمت بہت تھوڑی صرف پانچ روپے۔ دو روپے ڈاک خرچ اس پر زائد ہوگا۔

ملنے کا پتہ

دفتر ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور

یارانِ طریقت

مرتبہ

اتفاق اتحاد اور الحب فی اللہ والبغض فی اللہ اور یارانِ طریقت کے باہمی ارتباط پر اور پیر کامل کی صفات پر اعلیٰ حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلمی جواہر ریزوں کا پاکیزہ اور خوبصورت مرقع ہے۔

ہر یارانِ طریقت کے پاس اس کا ایک ایک نسخہ ہونا ضروری ہے

قیمت ——— پانچ روپیہ

دفتر انوار الصوفیہ قصور میں ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر طلب کریں

پیر جماعتی

تاجران کتب کو ۲۰ فی صد کمیشن دیا جائیگا